سلسلہ ۲۲۷/۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مثالی رہنما امّت کی ضرورت

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی صاحب

جن باتوں کی طویل انسانی تاریخ اور علم النفس اور علم الاخلاق پوری تائید کرتے ہیں ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ بلند ترین مقاصد، شریفانہ تعلیمات، اور عمل کے اعلا ترین نمونے اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتے اور اگر قائم ہو بھی جائیں تو دائم و باقی نہیں رہ سکتے، جب تک کہ ان کی پشت پر ایک انسانی جماعت (بلکہ صحیح الفاظ میں ایک ایسی امت) نہ ہو، جو اس دعوت و تحریک کی علمبردار، اس کے راستے میں جہد و جہاد کرنے والی اور اس کا عملی نمونہ ہو۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض انبیاء علیہم السلام (چہ جائیکہ مصلحین و معلمین اخلاق اور حکمائے کبار) کی تعلیمات بھی اس وجہ سے زیادہ

www.abulhasanalinadwi.org

عرصہ تک باقی نہیں رہیں کہ ان کے پیچھے کوئی امت نہ تھی، جو ان کے پیغام کی ذمہ داری سنبھالتی، اس راستہ میں جاں نثاری کرتی، اور اپنی زندگی، اپنے تمدن اور حکومت و معاشرہ کے ذریعہ ان کا عملی نمونہ پیش کرتی، نتیجہ یہ ہوا کہ جن علاقوں میں وہ بھیجے گئے تھے، وہاں کی زندگی ایک ایسے آب رواں کی طرح بن کر رہ گئی، جس کی سطح ایک ہوتی ہے۔ اور وہ اقوام و قبائل جانوروں کے اس ریوڑ کی طرح ہو گئے، جن کا کوئی نگراں و نگہباں نہ ہو۔

منتخب و مامور امّت

جب اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول اور خاتم النبیین ہوں، اور آپ کے بعد نہ کوئی اور نبی آئے اور نہ کوئی اور کتاب نازل ہو، تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو اس خطرہ سے محفوظ کر دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ایک پوری امت کو بھی مبعوث کیا، گویا بعثت محمدیہ دُہری بعثت تھی، جس میں نبی کی بعثت امت کی بعث کے ساتھ شامل تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی ایسی تعریف کی ہے (جو نبوت کے بغیر) کسی مبعوث اور مامور من اللہ ہی کی ہو سکتی ہے:۔

www.abulhasanalinadwi.org

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰه
(آل عمران۔ 110)

تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم
دیتے ہو، اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا :۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔
(البقرۃ۔ 143)

اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت عادل بنا دیا ہے تاکہ تم گواہ رہو لوگوں پر
اور رسول گواہ رہیں تم پر۔

حدیث نبوی ﷺ میں بھی اسی طرح کے الفاظ آئے ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت سے فرمایا :۔

انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین۔ (صحیح بخاری)
تم آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو نہ کہ تنگی پیدا کرنے والے۔

بعثت و دعوت کی ذمہ داری اور اپنی ماموریت و مسئولیت کا یہ شعور و احساس صحابہ کرامؓ و تابعین عظامؒ کے دلوں میں اس وقت بھی موجزن

www.abulhasanalinadwi.org

تھا، جب ایرانی قائد جنگ رستم نے سیدنا ربعی بن عامرؓ سے۔ (جنہیں سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے رستم کی طلب پر اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا) یہ پوچھا کہ تمہارے یہاں آنے کا محرک و مقصد کیا ہے؟ تو انہوں نے یہ مومنانہ اور داعیانہ جواب دیا کہ :-

اللہ ابتعثنا النخرج من شاء من عبادۃ العباد الی

عبادۃ اللہ وحدہ، ومن ضیق الدنیا الی سعتھا،

ومن جور الادیان الی عدل الاسلام۔

(البدایہ والنہایۃ۔ 39/7)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے بھیجا ہے کہ ہم جس کو وہ چاہے بندوں کی بندگی سے نکال کر ایک خدا کی بندگی پر آمادہ کریں اور دنیا کی تنگی سے اس کی وسعت کی طرف اور مذاہب کے ظلم سے بچا کر اسلام کے سایہ عدل میں لائیں۔

تمدن و معاشرہ کی سطح پر صالح انقلاب کی ضروت !

اس نقطہ نظر نے انسانیت کے مستقبل کو بیحد متاثر کیا، اور یہ لوگوں کے لئے مذاہب و تحریکات اور رجحانات کی تاریخ میں ایک نئے تجربے کی حیثیت رکھتا تھا، جس نے تاریخ میں ایک انقلاب برپا کردیا، اس لئے کہ چھٹی صدی مسیحی کی عالمی صورت حال (جو تقریباً ہر زمانہ میں رہی ہے) ایسی نہ تھی کہ اس پر چند صالح افراد اثر انداز ہوتے، چنانچہ قرآن مجید

www.abulhasanalinadwi.org

خدائی غضب کے شکار یہودیوں کے درمیان بھی کچھ صالح افراد کی موجودگی کی گواہی دیتا ہے۔

"لَيْسُوا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُوْنَ آيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ O يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ O

(آل عمران- 13 ۔ 114)

سب (اہل کتاب) یکساں نہیں (ان ہی) اہل کتاب میں ایک جماعت قائم ہے یہ لوگ اللہ کی آیتوں کو اوقات شب میں پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں، یہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں، اور اچھی باتوں کی طرف دوڑتے ہیں یہی لوگ نیکو کاروں میں سے ہیں۔

مگر ان صالح افراد کا انسانی معاشرہ اور انسانی عمل پر کوئی اثر نہ تھا، کیونکہ وہ صرف چند افراد تھے، اور قومیں افراد کو خاطر میں نہیں لاتیں، چنانچہ ہر دور و دیار میں ایسے صالح افراد رہے ہیں، اور اب بھی ہیں، جو اپنے کچھ اعمال و اخلاق اور عبادات میں دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوتے ہیں،

www.abulhasanalinadwi.org

لیکن جو خلاء اور مسئلہ قوموں اور نسلوں اور تمدن و معاشرہ کی سطح پر ہو وہ اس وقت تک پُر نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ خیر و صلاح اسوہ حسنہ اور عملی نمونہ بھی امت اور انسانی معاشرے کی سطح کا نہ ہو جو بلند ترین نبوی تعلیمات، شریفانہ اصول و اخلاق، اور مثالی انفرادی و اجتماعی عمل کی نمائندگی حکومت و سیاست، تجارت و معاملات انفرادی و اجتماعی زندگی، افراد اور جماعتوں کے ساتھ برتاؤ اور قوموں اور حکومتوں کے ساتھ معاملات رضامندی و ناراضگی، صلح و جنگ، فقر و غنا، ہر حالت اور ہر صورت میں کرتا ہو اور اس امت و جماعت کی عام علامت اور ممتاز خصوصیت نہ بن چکا ہو۔

صحابہ کرامؓ اور وہ مبارک لوگ جنھوں نے گہوارہ نبوت میں پرورش اور مدرسہ ایمان و قرآن میں تربیت پائی تھی، انہی مذکورہ علامات و خصوصیات کے مالک تھے۔

ایک انصاف پسند اور تاریخ عالم سے واقف مغربی اہل علم نے اس طبقہ کی بڑی کامیاب تصویر پیش کی ہے، اور ان کی نمایاں و مشترک خصوصیت کی طرف اشارہ کیا ہے، جو نبوت کا باغ تازہ اور قرآن کی فصل بہار کہلانے کا مستحق ہے، جرمن فاضل کائتانی۔ (Caetani) اپنی کتاب "سنین اسلام" میں لکھتا ہے:۔

"یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخلاقی وراثت

www.abulhasanalinadwi.org

کے سچے نمائندے، مستقبل میں اسلام کے مبلغ، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا رسیدہ لوگوں تک جو تعلیمات پہنچائی تھیں، ان کے امین تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلسل قربت اور ان سے محبت نے ان لوگوں کو فکر و جذبات کے ایک ایسے عالم میں پہونچا دیا تھا، جس سے اعلیٰ اور متمدن ماحول کسی نے دیکھا نہیں تھا۔

درحقیقت ان لوگوں میں ہر لحاظ سے بہترین تغیر ہوا تھا اور بعد میں انہوں نے جنگ کے مواقع پر مشکل ترین حالات میں اس بات کی شہادت پیش کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے افکار کی تخم ریزی زرخیز زمین میں کی گئی تھی، جس سے بہترین صلاحیتوں کے انسان وجود میں آئے، یہ لوگ مقدس صحیفہ کے امین اور اس کے حافظ تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لفظ یا حکم انہیں پہونچا تھا، اس کے زبردست محافظ تھے۔

یہ تھے اسلام کے قابلِ احترام پیش رو جنہوں نے مسلم سوسائٹی کے اولین فقہاء، علماء اور محدثین کو جنم دیا۔"

احتساب کائنات!

امت اسلامیہ پر عالمی نگرانی، اخلاق و رجحانات انفرادی و بین الاقوامی طرزِ عمل کے احتساب، انصاف کے قیام، شہادت حق، امر معروف و نہی

www.abulhasanalinadwi.org

منکر کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور اس کو قیامت کے دن اس ذمہ داری کی ادائیگی میں کوتاہی پر جواب دہ بنایا گیا ہے:۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا۔ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ O (المائدہ۔ 8)

اے ایمان والو! اللہ کے لئے پوری پابندی کرنے والے اور عدل کے ساتھ شہادت دینے والے رہو اور کسی جماعت کی دشمنی تمہیں اس پر نہ آمادہ کرے کہ تم (اس کے ساتھ) انصاف ہی نہ کرو، انصاف کرتے رہو (کہ) وہ تقوی سے بہت قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ کو اس کی (پوری) خبر ہے کہ تم کیا کرتے رہتے ہو۔

اور اس امت کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی پر تنبیہ کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں انسانیت مصیبت و مشکل میں پھنس سکتی ہے۔ اور روئے زمین پر فتنہ و فساد اور انار کی پھیل سکتی ہے، چنانچہ اس چھوٹے سے انسانی مجموعہ کو (جو مدینہ کی ابتدائی زندگی میں تھا، اور جس کی تعداد چند سو سے زائد نہیں تھی) مخاطب کرتے ہوئے اور اسے دعوت و عقیدہ کی بنیاد پر اسلامی اخوت قائم کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا گیا:۔

إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ O

!! (الانفال۔ 73)

اگر یہ نہ کروگے تو زمین میں بڑا فتنہ اور بڑا فساد پھیل جائے گا۔

پھر کیا آج کی ملت اسلامیہ اس کی مخاطب نہیں، جس سے معمورہ عالم آباد ہے، اور جو بڑی بڑی حکومتیں اور افرادی طاقت رکھتی ہے؟ جب وہ اپنے قائدانہ وداعیانہ منصب ومقام کو خالی چھوڑ دے گی اور اپنی اجتماعی ذمہ داری (اخلاقی نگرانی اور رجحانات کے احتساب مظلوم کی حمایت اور ظالم کی مذمت و سرزنش) سے منہ موڑ لے گی تو دنیا پر اس بڑی کوتاہی اور خطرناک غلطی کا کیسا برا اثر پڑے گا۔

قرآن اس امت کو اس کے داعیانہ و قائدانہ مقام، اصلاح کی ذمہ داری اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی مسئولیت کی یاد گذشتہ اقوام کا حوالہ دیتے ہوئے اور اس کے شعور واحساس کو بیدار کرتے ہوئے یاد دلاتا ہے:۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوْ بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا أُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○

(ہود۔ 116)

پس کاش تمہارے پیشتر کی امتوں سے ایسے باشعور لوگ ہوتے جو منع کرتے ملک میں فساد (پھیلانے) سے بجز چند لوگوں کے جن کو ہم نے

www.abulhasanalinadwi.org

ان میں سے بچا لیا تھا اور جو لوگ (اپنی جانوں پر) ظلم کرنے والے تھے، وہ جس ناز و نعمت میں تھے، اسی کے پیچھے پڑے رہے اور (عادی) مجرم ہو گئے۔

شاعر اسلام ڈاکٹر محمد اقبال نے اس حقیقت کو اپنی نظم "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" میں بڑی خوبی سے پیش کیا ہے، اور صدر مجلس ابلیس کی زبان سے اس خطرہ کی نشان دہی کی ہے، جو مسلمانوں کے وجود، ان کی بیداری اور ان کی عالمی ذمہ داری سے ابلیسی نظام کو لاحق ہے، چنانچہ ابلیس اپنے مشیروں سے کہتا ہے ۔

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسم شش جہات
ہو نہ روشن اس خدا اندیش کی تاریک رات
تم اسے بیگانہ رکھو عالم کردار سے
تا بساط زندگی پر اس کے سب مہرے ہوں مات
خیر اسی میں ہے قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات
ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات
ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتساب کائنات

www.abulhasanalinadwi.org

امت کی مسلسل ذمہ داری و نگرانی !

اس نقطہ نظر سے یہ بات لازمی ہوجاتی ہے کہ انسانی تمدن میں تاثیری عمل جاری رہے، اور وقفہ وقفہ سے اس کا از سرِنو جائزہ لیا جاتا رہے، اور تخریبی اور شرپسند عناصر اور فاسد و مہلک رجحانات سے برابر اس کی حفاظت کی جاتی رہے۔

اس کے خاص طور پر دو سبب ہیں، ایک تو یہ کہ اقوام عالم صلاح و فساد کے نئے اور متضاد عناصر کے تابع اور ان سے متاثر ہوتی رہتی ہیں، اور زندگی ہر دم رواں دواں ہے، اور اس کا کارواں کہیں اور کبھی ٹھہرتا نہیں، اس لئے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کی سمت و رفتار کو دیکھتے رہنا اور اس کی نئی ضرورتوں کو پورا کرنا ناگزیر ہوتا ہے، افسوس کا مقام ہے کہ اس عہد اخیر میں تخریبی و مفسد تحریکوں اور فلسفوں کے زیر اثر آکر ملت اسلامیہ، عالمی قیادت کے میدان سے الگ ہو کر گویا اپنے خول میں بند ہو کر رہ گئی ہے!

دوسرا سبب یہ ہے کہ امت اسلامیہ ہی آخری آسمانی پیغام کی حامل ایک ابدی امت اور انسانیت کی مرکز امید ہے، اس لئے اسے اپنے پیغام کو سینے سے لگائے رہنا چاہئے، اور قافلہ انسانیت کی قیادت اور دنیا کی نگرانی اور عقائد و اخلاق، اور انفرادی و بین الاقوامی تعلقات پر نظر رکھنی چاہئے، اس لئے کہ قومیں صرف تاریخ کے سہارے یا اپنی عظمتِ رفتہ اور گذشتہ

www.abulhasanalinadwi.org

کامرانیوں کی بدولت نہیں، بلکہ جہد مسلسل دائمی سرگرمی، مستقل احساس ذمہ داری، ہمہ دم قربانی کے لئے آمادگی، جدت وندرت اور اپنی تازہ دم اور تازہ کار قوت افادیت وصلاحیت کے بل پر زندہ وتابندہ رہتی ہیں، وہ جب اپنے منصب ومقام کو چھوڑ کر گوشہ عافیت میں چلی جاتی ہیں تو تاریخ کے دفتر پارینہ کا حصہ بن جاتی ہیں، اور زمانہ انہیں طاقِ نسیاں پر رکھ دیتا ہے، اس لئے امت محمدیہؐ کے لئے ضروری ہے کہ وہ از سرِنو اپنے دعوتی، تہذیبی اور قائدانہ کردار کے ساتھ سرگرم سفر ہو۔

(ماخوذ از :۔ تہذیب و تمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات)

بشکریہ
تعمیرِ حیات لکھنؤ
25 اگست 1996ء

www.abulhasanalinadwi.org

صحابہ کبارؓ حضرت علیؓ کی نظر میں

مُصنّف :۔ منشی عبدالرحمٰن خان صاحب مرحوم

امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرات خلفاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کس درجہ محبت فرماتے تھے آپ کے تعلقات ان حضرات سے کیسے تھے آپ کی رشتہ داریاں اور برادرانہ تعلقات کی تفصیل خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ارشادات کی روشنی میں پیش کی گئی ہے۔

ایک اہم تحقیقی مقالہ جس کی روشنی میں تاریخ منوّر نظر آتی ہے جس کے مطالعہ سے نہ صرف اضافہ علم ہی ہوتا ہے بلکہ ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

بطور صدقۂ جاریہ رعائتی قیمت ادا کر کے طلب فرمائیں۔

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹ

[illegible]

www.abulhasanalinadwi.org

اسلام سے اس لئے ڈرتے ہیں

اسلام یعنی قرآن کی حکومت اگر کسی خطۂ زمین پر قائم ہو جائے تو آبکاری کا محکمہ شریف تو اسی دن تخفیف میں آجائے، بڑے بڑے ہوٹلوں سے پینے پلانے کی دکان بڑھ جائے۔ شرابیوں، افیونیوں، چانڈو بازوں کے ہوش ٹھکانے آجائیں تاڑی خانوں، سیندھی گھروں میں جھاڑو پھر جائے، قمار خانوں میں قفل پڑ جائیں ناچ گھر اُجڑ جائیں، فحش و بے حیائی کے اُونچے بالاخانوں پر خاک اُڑنے لگے، ایکٹروں اور ایکٹریسوں کا بازار سرد ہو جائے، "ہالی ووڈ" میں نوبت فاقہ کشی کی آجائے، سینما اور تھیٹروں کے پردوں پر ہمیشہ کے لیے پردہ پڑ جائے، عدالتوں کی رونق اور وکالت کی جان درد و بغ طلغی جاتی رہے، سودی بنکوں اور مہاجنی کوٹھیوں میں سُکتے لوٹنے لگیں، لاٹریاں پڑنا، دیوالے نکلنا، جائدادوں کا نیلام قصہ کہانی بن جائے، مجرموں کی، مجنونوں کی خودکشی کرنے والوں کی تعداد گھٹتے گھٹتے صفر تک آجائے، چوروں، رہزنوں، قاتلوں پردنیا تنگ ہو جائے، ٹوڈی پیسی کے لقب سے عزت پانے والی مکاریاں، اور آرٹ اور فائن آرٹ کے پردہ میں چکنے والی بے حیائیاں، سب اس جہاں کو داغِ مفارقت دے جائیں۔

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ

"نشریات ماجد"

صدیقی ٹرسٹ

www.abulhasanalinadwi.org

تبلیغ کا حکیمانہ انداز

مولانا شبلی نعمانیؒ (۱۸۵۷ء – ۱۹۱۴ء) نے ایک مضمون لکھا تھا جس کا عنوان تھا "ندوۃ العلما کیا کر رہا ہے؟" اس مضمون میں کلکتے کے اخبار حبل المتین (شمارہ ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء) کا ایک اقتباس نقل کیا گیا تھا۔ یہ اقتباس مولانا محمد اسحاق جلیس ندوی کی تاریخ ندوۃ العلما حصہ اول سے بعض اضافوں کے ساتھ درج ذیل ہے۔

"جس زمانے میں روسی قوم بت پرست تھی شہنشاہِ روس ولادی میر نے (مذاہب کی تحقیق کے لیے) ایک جلسہ طلب کیا تھا جس میں علمائے اسلام کو بھی بلایا تھا۔ جو صاحب اس غرض کے لیے قازان سے تشریف لائے تھے، انہوں نے اسلام کے تمام عقائد اور فلسفے میں سے صرف یہ مسئلہ منتخب کر کے پیش کیا کہ اسلام میں سُور کا گوشت کھانا بالکل حرام ہے۔ مورخِ روس لکھتے ہیں کہ شہنشاہ روس ولادی میر (۹۵۶ء – ۱۰۱۵ء) اسلام کی طرف مائل تھا اور چاہتا تھا کہ تمام قوم روس کے لیے مذہب اسلام کا انتخاب کر دے لیکن قازانی عالم نے شریعت کے تمام احکام میں سے صرف اس مسئلے کو پیش کر کے اس پر اس قدر زور دیا کہ شہنشاہ نے غصے میں آکر انہیں دربار سے نکلوا دیا اور عیسائی مذہب قبول کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ (روس کے) ۲ کروڑ آدمی عیسائی ہو گئے۔"

مسلمانوں کی ذمے داری ہے کہ وہ خدا کے بندوں کو خدا کے دین کی طرف بلائیں مگر اس کے برعکس وہ یہ کر رہے ہیں کہ آپس کے جھگڑوں سے لوگوں کو اسلام سے بدکائے ہوئے ہیں۔ یہ موجودہ زمانے کے مسلمانوں کا سب سے بڑا جرم ہے۔ دنیا کی قوموں کو دین حق سے قریب کرنا تو درکنار، وہ انہیں دین حق سے دور کر رہے ہیں۔ اس جرم کے ساتھ مسلمان خدا کی مدد کے مستحق ہرگز نہیں ہو سکتے۔

بظاہر یہ غفلت بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے مگر اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ یہ غفلت بدستور آج بھی جاری ہے۔ قازان کے عالم کی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے زاہدانہ غیر حکیمانہ گفتگو کی جس سے وہ بدک گیا۔ آج کے مسلمانوں کی غلطی بھی یہی ہے کہ وہ اپنے مخاطب گروہوں سے بے فائدہ مقابلہ آرائی جاری کیے ہوئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام کے مخالفین کے دل اسلام کے بارے میں سخت ہو گئے ہیں۔

(اردو ڈائجسٹ ۹ جون / اکتوبر ۱۹۸۹ء – ماہنامہ الرسالہ، نئی دہلی، فروری ۸۵ء)

صدیقی ٹرسٹ

www.abulhasanalinadwi.org

حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ : بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ

وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ

وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا

وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ ، إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ

مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ ،

وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا ، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ

لَوْمَةَ لَائِمٍ ——— [بخاری ومسلم]

مفہوم : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی کہ :

ہم ہر حالت میں اللہ اور رسول اور اُن لوگوں کی جن کو امیر مقرر کیا گیا ہو بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ تنگی کی حالت ہو یا فراخی کی اور خوشی کی حالت میں بھی اور ناپسندیدگی کی حالت میں بھی اور اس صورت میں بھی جب کہ دوسروں کو ہمارے مقابلے میں ترجیح دی گئی ہو امیر سے جھگڑا نہیں کرینگے سوائے اسکے کہ امیر سے کھلا ہوا کفر سرزد ہو۔ اُس وقت ہمارے پاس دلیل ہوگی کہ ہم اُس کی بات نہ مانیں اور جہاں کہیں بھی ہونگے حق بات کہیں گے۔ اللہ کے سلسلے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

صدیقی ٹرسٹ

القادر پرنٹنگ پریس فون : ۷۷۲۳۷۴۸

www.abulhasanalinadwi.org